13496- نماز میں تاخیر اور نماز کا وقت نکل جانے میں فرق

سوال

صحیح مسلم میں ہے کہ :
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز میں تاخیر کرنے والے آئمہ سے لڑائی کرنے کی اجازت طلب تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں"
چنانچہ ہم نماز میں تاخیر کا معنی کس طرح سمجھ سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

دینی معاملات اور خاص کر نماز کی سمجھ اور فہم کی حرص رکھنے پر اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ، ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس عظیم امانت کی پابندی سے ادائیگی کرنے پر آپ کی معاونت فرمائے یعنی لوگوں کو نمازوں میں امامت کی امانت کی ادائیگی .

آپ نے جو کچھ دریافت کیا ہے اس میں چند ایک امور شامل ہیں :

اول :

صحیح مسلم میں جو بیان ہوا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان آئمہ کرام کے خلاف لڑنے اور قتال کرنے کی اجازت طلب کی تھی جو دین میں تبدیلی اور نئی اشیاء ایجاد کر لیتے ہیں ، اور صحابہ کرام یہ پسند نہیں کرتے تھے ، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ نماز وقت پر ادا نہ کرنا اور اس کے وقت سے نماز میں تاخیر کرنا بھی تغیر اور تبدیلی ہے ، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لڑائی کی اجازت نہیں دی جب تک وہ نماز کی پابندی کرتے رہیں .

صحیح مسلم میں روایت موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ کچھ امام آئينگے جو نماز وقت پر ادا نہیں کرینگے بلکہ وقت سے لیٹ کر کے ادا کرینگے ، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نماز وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا اور ان اماموں کے ساتھ ادا کردہ نماز کو نفل بنانے کا کہا ، ذیل میں ہم اس کے الفاظ بیان کرتے ہیں :

اول :

وہ احادیث جو تغیر وتبدل کرنے والے آئمہ کرام جو نماز کے پابند ہوں سے لڑائی اور قتال کرنے کی ممانعت میں وارد شدہ احادیث :

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کچھ امراء آئينگے چنانچہ تم کچھ اشیاء کی پہچان کروگے ، اور کچھ کو ناپسند کروگے ، جس نے جان لیا وہ گناہ سے بری ہوگیا ، اور جس نے انکار اور ناپسند کیا وہ گناہ سے بچ گیا ، لیکن جو راضی ہوگیا اور اس کی پیروی کرلی گناہ اس پر ہے ، صحابہ کرام نے عرض کیا : کیا ہم ان سے قتال اور لڑائی نہ کریں ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1854).

عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تمہارے وہ امام بہتر اور اچھے ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہوں، اور وہ تمہارے لیے رحمت کی دعا کریں، اور تم ان کے لیے دعا کرو، اور برے اور شریر امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو، اور وہ تم سے بغض رکھیں، اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ سے عرض کیا گیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم تلوار کے ساتھ ان سے نہ لڑیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" نہیں جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں، اور جب تم اپنے حکمرانوں میں کوئی بری چیز دیکھو تو اس کے عمل کو برا جانو، لیکن تم اس کی اطاعت سے ہاتھ مت کھینچو"

دوم :

وہ احادیث جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ امام جو نماز میں تاخیر کریں اور وقت پر ادا نہ کرتے ہوں، لیکن اس کے باوجود ان کے ساتھ نماز ادا کی جائے، اور ان کے خلاف لڑنے کا حکم نہیں دیا.

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :

" تیری حالت کیا ہو گی جب تجھ پر وہ حکمران ہونگے جو نماز وقت پر ادا نہیں کرینگے بلکہ اس میں تاخیر کرینگے، یا وہ نماز کو اس کے وقت سے نکال کر ادا کرینگے.

راوی کہتے ہیں میں کہا : آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم وقت پر نماز ادا کر لیا کرو، اور اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا، کیونکہ یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہو گی"

دوم :

اس حدیث میں آئمہ سے مراد حکمران ہیں جیسا کہ ام سلمہ اور ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث سے واضح ہے.

سوم :

یہ سوال کا مقام ہے کہ نماز وقت سے تاخیر کرنے کا معنی کیا ہے :

حدیث میں اس سے مقصود یہ ہے کہ اختیاری وقت سے نماز لیٹ کر کے ادا کرنا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

"تمہاری حالت اس وقت کیا ہوگی جب تم پر ایسے حکمران ہونگے جو نماز وقت سے تاخیر کر کے ادا کرینگے، یا نماز وقت سے مار دینگے؟

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم نماز وقت پر ادا کر لینا، اور اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو ان کے ساتھ بھی ادا کر لینا یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہوگی"

وقت سے مار دینگے کا معنی یہ ہے کہ وہ نماز کو لیٹ کرینگے، اور اسے میت کی طرح کر کے رکھ دینگے جس کی روح نکل چکی ہو.

اور وقت سے تاخیر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ: وہ اختیاری وقت سے لیٹ کرینگے، نہ کہ سارے وقت سے، کیونکہ متقدمین اور متاخیر حکمرانوں سے اختاری وقت سے تاخیر ہی منقول ہے، ان میں سے کسی ایک نے بھی سارے وقت سے لیٹ کر کے نماز ادا نہیں کی، اس لیے اسے اس پر ہی محمول کیا جائیگا جو فی الواقع ہے. اھ

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (147/5).

اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے اس سے آپ کے لیے یہ واضح ہوا کہ اقامت نماز اور نماز میں تاخیر کرنے میں فرق پایا جاتا ہے، چنانچہ احادیث میں تاخیر سے مراد یہ نہیں کہ وہ وقت نکل جانے کے بعد ادا کرتے ہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ اختیاری وقت سے لیٹ کر کے ادا کرتے ہیں.

مثلا اگر نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک مؤخر کر دیا جائے، یا پھر نماز مغرب کو سرخی غائب ہونے کے قریب ادا کیا جائے؛ اور عدم اقامت سے مراد یہ ہے کہ: نماز بالکل ادا نہ کی جائے تو اس طرح سب احادیث میں جمع اور اتفاق پیدا ہو جاتا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.